شان وعظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: مولانا ابو الحماد محمد محب [illegible] لمی رضوی جامعہ حبیبیہ [illegible] فضل العلم [illegible] منڈی

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رشد وہدایت کے لئے کائنات میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے ان کی بعثت مخصوص علاقے اور محدود زمانے کے لئے تھی۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کے لئے قیامت تک ہادی ورہنماء بن کر تشریف لائے۔ چونکہ آپ کسی خاص قوم کسی خاص علاقے یا زمانے کے لئے تشریف نہیں لائے تھے بلکہ قیامت تک تمام مخلوق نے آپ سے راہنمائی حاصل کرنا تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین کے تمام فضائل وکمالات آپ کی ذات پاک میں علی وجہ الکمال جمع فرمادیئے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ظاہری وباطنی کمالات کے اعتبار سے فائق ہیں اور کوئی نبی علم وکرم کے اعتبار سے آپ کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے کمالات عطا فرمائے کہ جن کا شمار وحساب نہیں چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ جنہیں درجوں بلندی عطا فرمائی گئی اس سے مراد نبی اکرم کی ذات پاک ہے اور پھر آیہ مبارکہ میں درجات کو مبہم ذکر فرمایا۔ یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ کتنے درجے فضیلت عطا فرمائی گئی۔ اس میں بھی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت شان کا اظہار مقصود ہے کہ ہم نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے کمالات عطا فرمائے کہ وہ تمہارے حساب وشمار میں نہیں آسکتے۔

تیرے توصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی جواہر البحار میں فرماتے ہیں۔ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال، اقوال، احوال اور کمالات ومعجزات کا احاطہ کرنا چاہے اور تمام سمندروں کے پانی کی سیاہی اور درختوں کے قلم بنائے اور اسے اللہ تعالیٰ اتنی عمر دے دے کہ لکھتے لکھتے سیاہی ختم ہو جائے اور تمام قلم گھس جائیں پھر بھی انکی حد تک نہیں پہنچ سکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس قدر وسیع ہے اس کے مواہب وانعامات اس قدر لاتعداد ہیں کہ ان کو تحریر میں لانا انسان کے بس کی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر اور ایسے انعامات عطا فرمائے کہ کسی آنکھ نے نہ اسے دیکھا نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں اس کا خیال گزرا، ہم دیکھتے ہیں کہ علمائے کرام کے

جم غفیر نے حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث شریفہ کو جمع کرنے کی کوشش کی اس کے باوجود کہ انہیں قدرت حاصل تھی اسباب موجود تھے حالات موافق تھے اور علم وعمل کی وسعت کے ساتھ کتب احادیث پر گہری نظر بھی حاصل تھی۔ کسی میں کمی نہ تھی لیکن پھر بھی ایسا نہ کر سکے اور وصال فرما گئے بلکہ وہ آپ کے فضائل کے دسویں حصہ تک بھی نہ پہنچ سکے اگر انہیں دوبارہ اتنی عمر دے دی جاتی بلکہ صدیوں زندہ رہتے اور یہی کام کرتے رہتے تو پھر بھی کنارہ نہ پاتے۔ امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

وَاُقْسِمُ لَوْاَنَّ الْبِحَارَ جَمِیْعًا
مِدَادِیْ وَاَقْلَامِیْ لَهَا کُلُّ غُوْطَةٍ
لَمَا جِئْتُ بِالْمِعْشَارِ مِنْ آیَاتِكَ الَّتِیْ
تَزِیْدُ عَلٰی عَدِّ النُّجُوْمِ الْمُنِیْرَةِ

میں قسم اٹھاتا ہوں اگر تمام دریا اور سمندر میری سیاہی ہوتے اور ہر درخت میرا قلم ہوتا اور میں آپ کی عمر بھر نشانیاں لکھتا تو ان کا دسواں حصہ بھی نہ لکھ پاتا کیونکہ آپ کی آیات باصفات ان چمکتے ستاروں سے بھی کہیں زیادہ ہیں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ؎

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهُ
حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی کوئی حد نہیں جو بالفاظ فصیح بولنے والا اپنے منہ سے بول سکے۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

اِنَّ مِنْ مُعْجِزَاتِكَ الْعِجْزُ عَنْ وَصْفِكَ اِذْ لَا یَحُدُّهُ الْاِحْصَاءُ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے معجزات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے وصف بیان کرنے سے ہر ایک عاجز ہے اس لئے کہ گننے والے ان کی گنتی کر ہی نہیں سکتے۔ اس شعر میں علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اوصاف میں سے کسی ایک وصف کا احاطہ کرنے سے ہر ایک عاجز ہے اس کو آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ قرار دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمودہ آپ کے مخصوص اوصاف میں سے کسی ایک وصف تک بھی رسائی ممکن نہیں ہے۔ جن لوگوں کے دل نور ایمان سے منور ہیں ان کا یہی نظریہ ہے کہ آقا علیہ السلام کے کمالات کما حقہ بیان نہیں کیے جا سکتے جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ ایک مرتبہ آپ فوجی دستے کے ہمراہ تشریف لے گئے راستے میں ایک قبیلہ کے ہاں آپ نے قیام کیا۔ قبیلہ کے سردار نے آپ سے عرض کیا صِفْ لَنَا مُحَمَّدًا ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وصف سنائیں! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جہاں تک آپ کے تفصیلی اوصاف کا تعلق ہے تو میں بیان نہیں کر سکتا سردار نے کہا ''اجمل'' اجمالاً ہی بیان کر دیں۔ فرمایا اَلرَّسُوْلُ عَلٰی قَدْرِ الْمُرْسِلِ رسول مرسل کے مرتبہ کے موافق ہی ہوتا ہے۔ یعنی بھیجے والی ذات بہت بلند وبالا ہے تو اس نے اپنی شایان شان رسول کو بھیجا۔ جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے نور ایمان کی دولت عطا فرمائی ہے وہ تو اسی بات کا اظہار کرتے ہیں۔ ؎

لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور جو حضرات اس دولت سے محروم رہے وہ آپ کو عام بشر ہی سمجھتے رہے۔ جیسا کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں:

فَمَنْ عَمِیَ قَلْبُهٗ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَمْ یَكُنْ فِیْ قَلْبِهٖ نُوْرُ الْهِدَایَةِ لَمْ یُبْصِرْ اٰثَارَ النُّبُوَّةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاِنَّمَا یُبْصِرُ عَنْهُ شَخْصَهٗ وَجِسْمَهٗ جس کا دل اللہ تعالیٰ کی جانب سے اندھا ہو گیا وہ اور اس میں نور ہدایت موجود نہ ہو تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے آثار نہیں دیکھ سکتا بلکہ آپ کی ظاہری شخصیت اور جسم وغیرہ کو دیکھتا ہے۔ ؎

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں کوئی انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان کہتا ہے میری جان ہیں یہ